# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Saturday, the September 14, 2024
(342nd Session)
Volume VIII, No. 10
(Nos. 01-11)

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad*

| | |
|---|---|
| Volume VIII | SP.VIII (10)/2024 |
| No. 10 | 15 |

## Contents


1. Recitation from the Holy Quran ........ 1
2. Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules ........ 2
3. Leave of Absence ........ 2
4. Calling Attention Notice raised by Senator Zamir Hussain Ghumro regarding non-provision of gas to District Khairpur since 2019 despite approval of the Federal Government for Khairpur Special Economic Zone ...... 3
    - Senator Musadik Masood Malik (Minister for Petroleum) ........ 4
5. Point of Order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding the proposed Constitutional Amendments ........ 5
    - Clarification by Mr. Chairman ........ 15
    - Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House) ........ 16
    - Senator Azam Nazeer Tarar ........ 27
    - Senator Farooq Hamid Naek ........ 28
    - Senator Kamran Murtaza ........ 30
    - Senator Aimal Wali Khan ........ 30
6. Calling Attention Notice moved by Senator Saifullah Abro regarding appointment of new Chairmen and Members of Board of Directors of HESCO, SEPCO and PPMC ........ 34
    - Senator Musadik Masood Malik (Minister for Petroleum) ........ 37

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Saturday, the September 14, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at two minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

----------------

**<u>Recitation from the Holy Quran</u>**

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَ
الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتار دی ہے تاکہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کر دے، اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری کا سامان ہو۔ بے شک اللہ انصاف کا، احسان کا، اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، بدی اور ظلم سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور جب تم نے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو، اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد انہیں نہ توڑو، جبکہ تم اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو، یقیناً اللہ اسے جانتا ہے۔

سورۃ النحل، آیات (۸۹ تا ۹۱)

Mr. Chairman: Order No.2. Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House may move Order No.2.

**Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules**

Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House): Mr. Chairman, I wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour, be dispensed with for today's sitting of the Senate.

Mr. Chairman: I put the motion to the House.

*(The motion was carried)*

**Leave of Absence**

Mr. Chairman: Senator Fawzia Arshad has requested for the grant of leave for 10th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Senator Aon Abbas has requested for the grant of leave for 13th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Senator Farooq Hamid Naek has requested for the grant of leave for 12th and 13th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur has requested for the grant of leave for 13th and 14th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Foreign Minister Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House) has requested for the grant of leave for 12th and 13 September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Order No.3. Who will move Order No.3? Senator Zamir Hussain Ghumro.

## **Calling Attention Notice raised by Senator Zamir Hussain Ghumro regarding non-provision of gas to District Khairpur since 2019 despite approval of the Federal Government for Khairpur Special Economic Zone**

Senator Zamir Hussain Ghumro: Sir, I would like to draw attention of the Minister for Petroleum towards the non-provision of gas to District Khairpur since 2019 despite approval of the Federal Government for Khairpur Special Economic Zone.

جناب چیئرمین ! یہ ہمارے خیر پور کا Special Economic Zone ہے، since 2019 payment has been made to SSGC and there was a direction of the Prime Minister as well that Article 158 may be followed and gas may be provided. Article 158 says that the priority of the Province in which a well-head of natural gas is situated has to be fulfilled. جناب چیئرمین ! یہ Special Economic Zone Agro based industry and light engineering کے لیے ضلع خیر پور میں قائم کیا گیا ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum, it's your calling attention notice, please listen to him. Yes.

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جناب چیئرمین ! میری گزارش یہ ہے کہ یہ approved ہے۔ ساری payment has been made to the SSGC since 2019. اور یہ

Special Economic Zone ویسے ہی خالی پڑا ہے۔ حکومت سندھ نے by the Act of Provincial Assembly establish کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ صاحب نے ایک خط Prime Minister Sahib کو لکھا تھا at that time when the Prime Minister was Mian Nawaz Sharif انہوں نے direction دی تھی اس کے minutes بھی موجود ہیں کہ Special Economic Zone Khairpur may be provided gas. 2019 سے ساری payment ہو گئی ہے مگر ابھی تک یہ deprived ہے۔ ضلع خیرپور 70 mmcf gas پیدا کرتا ہے جبکہ ہم only 3.5 mmcf gas مانگ رہے ہیں۔ اس وجہ سے خیرپور کا Special Economic Zone deprive ہے۔ وزیر صاحب سے میری request ہے کہ وفاقی حکومت 2019 سے ساری payment کے باوجود ابھی تک خیرپور کو گیس کیوں فراہم نہیں کر رہی ہے۔ اس پر ذرا روشنی ڈالیں۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

**Senator Musadik Masood Malik (Minister for Petroleum)**

سینیٹر مصدق مسعود ملک (وزیر برائے پٹرولیم): جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ میری پہلی گزارش یہ ہے کہ ہمارے ہاں جو طریقہ کار ہے۔ اس کے مطابق ایسے گیس allocate نہیں کی جاتی کہ اگر یہاں سے گیس نکل رہی ہے تو یہی پر consume ہو۔ ہمارے ہاں وہ گیس ایک national pool کے اندر آجاتی ہے اور اس کے ذریعے پھر ملک کے اندر گیس کی allocation پالیسی کے تحت کی جاتی ہے۔ اس وقت خیرپور میں 16 fields ہیں۔ جن میں سے total reserves تقریباً 2.96 tcf دریافت ہوئے تھے۔ ان میں سے 2.67 tcf reserves ہم اس وقت تک extract کر چکے ہیں۔ تقریباً 7 سے 8 سال کے reserves ابھی وہاں پر موجود ہیں۔ ہماری پہلی جو پالیسی آئی تھی جس کا معزز سینیٹر صاحب ذکر کر رہے تھے یہ 2017 میں آئی تھی۔ جس میں درخواست ایک Board of Investment کے ذریعے آئی تھی کہ خیرپور Economic Zone کے لیے 3.5 mmcfd گیس مختص کی جائے۔ اس کے علاوہ 6 mmcfd گیس خیرپور کے علاقے میں already دی جا رہی ہے جو کہ آج بھی دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! 2017 میں وزیر اعظم صاحب نے منظوری دی تھی کہ یہ گیس allocate کی جائے on as and when available basis. اس کے بعد 2021 تک کوئی درخواست نہیں آئی۔ 2021 میں Al-Rahim Agricultural Processing Unit کی طرف سے ایک درخواست آئی تھی۔ ان کو کہا گیا تھا کہ اس وقت جو ہمارے پاس LNG موجود ہے وہ آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! نومبر 2023 میں ایک نئی پالیسی آئی ہے۔ اس پالیسی کے تحت جتنے بھی industrial consumers ہیں ان سب کو نئے اور existing consumers کو ایک خاص تناسب میں گیس دی جاتی ہے۔ تمام industrial units کو SSGC سے captive power کے لیے 70% natural gas دی جاتی ہے اور 30% LNG دی جاتی ہے۔ Process کے لیے 90% natural gas دی جاتی ہے اور 10% LNG دی جاتی ہے۔ جناب چیئرمین! اب ہمارے پاس جو بھی نئی application آئے گی اس کو ہم process کریں گے۔ ابھی کوئی درخواست میری نظر کے سامنے نہیں آئی۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ایک ہی application آئی ہے اور وہ درخواست Al-Rahim Agricultural Processing Unit کی طرف 2021 میں آئی تھی۔ کوئی اگر اس نئی پالیسی کے تحت درخواست آتی ہے تو فوری طور پر ان شاء اللہ implement کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. The Calling Attention Notice is disposed of. Yes, Leader of the Opposition.

## Point of Order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding the proposed Constitutional Amendments

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ آج جس وجہ سے ہم کو یہاں پر بلایا گیا ہے۔ آج ہفتے کا دن ہے اور کل بھی اتوار کے دن غالباً بلایا جائے گا۔ ظاہر ہے ہم یہی سمجھتے ہیں کیونکہ اس وقت سارے ملک میں اور خاص طور پر اسلام آباد میں جو بازگشت ہے کہ کوئی آئینی ترامیم لائی جارہی ہیں۔ دیکھیں، جناب چیئرمین! آئین میں ترمیم ایک جمہوری نظام میں بڑا normal ہے۔ قوانین میں تبدیلیاں ان Houses کا کام ہے اور ان کا mandate ہے۔ ان کا فرض بنتا ہے اور خاص طور پر وہ قوانین جو کہ اس ملک کو چلانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس ملک کے

عوام کی بہتری کے لیے ہوتے ہیں۔ اس ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لیے ہوتے ہیں۔ وہ اس ہاؤس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس بات پر کسی بھی پارلیمان کو فخر ہونا چاہیے کہ جب وہ اپنی یہ آئینی ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں۔ آئین اور قانون میں ترامیم کرتے ہیں۔ اس کام کے لیے کچھ چیزیں لازم ہیں۔ وہ چیزیں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کیا ہیں؟ سب سے پہلے کسی بھی قانون سازی کے لیے ہم نے دیکھا کہ یہاں پر ہمیں جلدی میں پکڑوا دیے جاتے ہیں کہ اس میں تبدیلی لانی ہے اور اس کو آپ پڑھے بغیر پاس کر دیں کیونکہ ادھر کبھی IMF نے کہا ہے یا کسی اور نے کہا ہے۔ وہ Bills خاص طور پر جو کہ Standing Committees کو refer نہیں ہوتے وہ Bills یہاں پر بلڈوز کر دیے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہوں گے کہ ماضی میں بھی یہ ہوتا رہا ہے تو بجائے آپ اچھی چیزوں کی تقلید کریں آپ نے اس کو as a precedent بنا کر آپ بھی وہی کام کر رہے ہیں جو کہ اگر ماضی میں ہوا ہے تو آپ بھی اس کو کریں۔ جناب چیئرمین! عام قوانین کے لیے اتنی زیادہ نہ تیاری ہوتی ہے۔ پورے ملک میں جتنے بھی لوگ ہیں جو اس وقت اس بات پر لگے ہوئے ہیں کہ کس طرح سے ممبران کو اکٹھا کیا جائے۔ کس طرح سے ان کو توڑا جائے، کس طرح سے ان کو اٹھایا جائے، کس طرح سے کسی کی وفاداریاں تبدیل کی جائیں، کس طرح ایک دن الیکشن ہو اور اسی رات کو اس کا Notification بھی Election Commission of Pakistan سے کروادیں۔ ہم اس کے merits پر نہیں جاتے ہیں۔ رحیم یار خان کا الیکشن ہوا تو الیکشن کمیشن آف پاکستان جو کہ inefficiency and controversial conduct کی وجہ سے اپنی credibility مکمل طور پر کھو چکا ہے نے فوراً اس کا Notification بھی کر دیا کیونکہ ایک ممبران کو اور چاہیے تھا جو کہ انہوں نے کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ جو ترامیم کی بات ہو رہی ہے اور پھر آئین کی اس کتاب میں ایک تبدیلی آپ لا رہے ہیں۔ وہ تبدیلی کا بل ہے آپ نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ بھی ابھی تک share نہیں کیا۔ آپ نے ان ممبران کے ساتھ بھی share نہیں کیا اور آپ نے اپوزیشن کے ساتھ بھی share نہیں کیا۔ اپوزیشن کو چھوڑیں اپنے لوگوں کے ساتھ بھی share نہیں کیا۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ آپ کونسے precedents sit کر رہے ہیں کہ پھر جو اگلے آنے والے آئیں تو وہ کہیں کہ پہلے بھی ایسے ہوتا تھا۔ Is this an argument? “No” Sir. یہی ہم کہتے ہیں کہ اگر ان ایوانوں نے اپنی عزت اور توقیر کو

recover کرنا ہے because ہم بہت پیچھے گر گئے ہیں تو اس کا واحد حل یہی ہے کہ ہم اس قانون، اس پارلیمان کو وہ عزت دیں اور اس کے ممبران کو وہ عزت دیں۔ 9 ستمبر کا واقعہ نہ دہرایا جائے۔ یہاں ہر قانون پر پوری بحث ہو۔ پھر خاص طور پر آئین میں ترمیم ایک ایسی چیز ہے جس کے لیے آئین نے خود اتنی کڑی شرائط دی ہوئی ہیں کہ آپ اس کو ایک معمولی ترمیم نہیں سمجھ سکتے کیونکہ اس سے بنیادی طور پر آپ پورے آئین کے ڈھانچے میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ یہ structural چیز اور change ہے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس کو share کیا جائے۔ اس کو complete mystery بنایا ہوا ہے۔ آج کا سیشن پتا نہیں کیوں بلایا گیا۔ اگر آپ تیار نہیں تھے تو آپ نے سیشن کیوں بلایا ہے؟ کیوں آپ نے اس ملک کے limited resources کو ضائع کیا؟ آپ کو یہ بھی نہیں پتا کہ کل ہوں گے۔ کوشش تو یہی ہو رہی ہے، اگر آپ mathematically دیکھیں تو آپ سے numbers پورے نہیں ہو رہے۔ جب نمبرز پورے نہیں ہو رہے تو اس کے لیے پھر آپ دوسری تدابیر کا استعمال کر رہے ہیں۔ وہ تدابیر جس کے تحت آپ ایک قسم کا نکاح بالجبر کروا رہے ہیں۔ جو بھی یہ کر رہے ہیں، وزیر قانون اس وقت موجود نہیں ہیں، وہ کم از کم being a member of this House آتے۔ Had he come here and explain to his mother House that what he intends to do. ہم نے اخبارات میں دیکھا، ہمیں پتا نہیں، he was not even there in that meeting. مجھے اس کا نہیں پتا کہ ان کی requirement تھی یا نہیں لیکن عام حالات میں you sell your legislation to the public and to the legislators. آپ ان کو قائل کرتے ہیں کہ یہ ترمیم ہم لا رہے ہیں، اس سے ملک کو کیا فائدہ ہوگا، اس سے ادارے کو کیا فائدہ ہوگا۔ بجائے اس کے آپ نے اس کو ایک ایسی secret چیز بنا دیا ہے کہ آپ نے اس کو شروع سے ہی متنازع بنا دیا ہے۔

چیئرمین صاحب! جماعتوں کی شناخت ان کے نظریے اور ideology سے ہوتی ہے۔ جو جماعتیں جمہوریت کی champions بنتی ہیں اور خاص طور پر پاکستان پیپلز پارٹی جس کے لیڈر، ذوالفقار علی بھٹو نے اس ملک کو ایک متفقہ آئین دیا تھا، وہ یہ ہے۔ اس کے بعد جو ترامیم ہوئیں، وہ بھی ایک خاص طور طریقے سے ہوئیں لیکن آج بدقسمتی سے وہی پارٹی، ان جمہوری اقدار کو پس پشت رکھتے ہوئے ایک ایسے process میں involve ہو رہی ہے جس کی political price دینی

پڑتی ہے۔ وہ political price یہ already بہت دے چکے ہیں۔ جماعتیں جب نظریے کو چھوڑ دیتی ہیں تو وہ سکڑ جاتی ہیں۔ کوئی بھی پارٹی ہو، ہم ہر پارٹی کا individually نام نہیں لے سکتے لیکن یہ fact ہے کہ جب پارٹیاں اپنے اصولوں کی سیاست چھوڑ کر مفادات کی سیاست کرنا شروع کر دیتی ہیں تو ان کو عوام reject کرتے ہیں۔ ان کا حجم سکڑتا جاتا ہے۔ پھر انہیں پارلیمنٹ میں آنے کے لیے ہمیشہ بیساکھیوں کی ضرورت پڑتی ہے جو کہ ہم نے دیکھا۔

چیئرمین صاحب! یہ بڑی دردناک کہانی ہے جس ماحول سے آج ملک گزر رہا ہے۔ جتنا تناؤ ہے، جتنی tension ہے، جتنی غیر یقینی کی صورتحال ہے، جتنا خوف ہے، جتنا تذبذب ہے، یہ ہم نے اس ملک میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ بلوچستان اس وقت ایک امن و امان کی بڑی خطرناک صورتحال میں مبتلا ہے۔ اسی طرح خیبر پختونخوا ایک تجربے سے گزر رہا ہے۔ پچھلے چالیس سالوں میں خیبر پختونخوا کے عوام نے جو majority ہے، جو اصل قربانی دی ہے وہ خیبر پختونخوا کے عوام نے دی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے شہادتیں پیش کیں۔ وہاں کے لوگوں کے کاروبار تباہ ہوئے۔ وہاں کے لوگوں کا کلچر affect ہوا۔ ان کے رہن سہن کا طریقہ affect ہوا۔ ان کی economy destroy ہوئی۔ ان کی history distort ہوئی۔ آج اس صوبے میں ایک بار پھر وہی قوتیں جنہوں نے چالیس سال پہلے ہمارے ملک کو ایک ایسی جنگ میں مبتلا کیا جو ہماری جنگ تھی ہی نہیں۔ میں خراج تحسین پیش کروں گا عوامی نیشنل پارٹی کو، کیونکہ اس وقت PTI موجود نہیں تھی۔ عوامی نیشنل پارٹی کے عبدالولی خان نے کہا تھا کہ یہ جہاد نہیں ہے، یہ فساد ہے۔ یہ ہوتے ہیں تدبر والے لیڈرز۔ یہ وہ لیڈرز ہوتے ہیں جو قوم کو صحیح راستہ دکھاتے ہیں۔ یہ وہ لیڈرز ہوتے ہیں جو ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر، ملک اور عوام کے لیے سوچتے ہیں۔

چیئرمین صاحب! آج ہم نے آپ کا بھی ایک بیان سنا جس میں آپ کہہ رہے تھے کہ ملک کی بہتری کے لیے ہم قانون بنائیں گے۔ جناب! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ملک کی بہتری کے لیے ایک کام کر رہے ہیں تو پھر اس عمل کو ہمارے ساتھ share کیجیے۔ وہ کون سے bills ہیں جو کہ آپ ملک کے مفاد میں لا رہے ہیں۔ اگر آپ ہمیں یہ بھی نہیں بتائیں گے کہ وہ قانون کیا ہے جو آپ لا رہے ہیں، جس میں اس وقت تمام تر حکومتی اراکین لگے ہوئے ہیں، لوگوں کو اکٹھا کرنے میں، لوگوں کو توڑنے میں، لوگوں کو مرورنے میں تو پھر تو یہ ملک کی بہتری کے لیے نہ ہوا۔ یہ تو پھر آپ کسی خاص

وجوہات کے باعث کر رہے ہیں۔ ملک کی نہیں بلکہ ایک خاص طبقے کے مفادات کی آپ بات کر رہے ہیں۔ اس قسم کا جو طور طریقہ ہے جس کی وجہ سے پورے ملک میں ایک ہیجان برپا ہے کہ آئینی ترامیم آرہی ہیں، مناسب نہیں ہے۔

پارلیمان ہر قسم کی legislation کر سکتا ہے اگر numbers ہوں، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن کوئی پارلیمان اس چیز کی اجازت نہیں دے گا جو spirit of the Constitution کو defy کرے۔ What is the spirit of the Constitution? وہ یہ ہے کہ اس ملک میں ہم نے ایک ایسا نظام بنانا ہے جس میں بنیادی طور پر پاکستان کے عوام اور اس ملک کی بہتری ہو۔ اگر آپ آئین کا preamble دیکھیں تو اس میں یہی لکھا ہوا ہے کہ:

> "Whereas sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty Allah alone and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust;
>
> And whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order;"

Sir, the People of Pakistan, the entire people; not a certain group of people. The next paragraph is very important, we must understand as to what the Constitution has given us:

> "Wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people;"

جناب! اب مجھے آپ یہ بتائیں کہ جہاں پر آئین کا preamble ہمیں بتاتا ہے، it shows how important it is. آپ اس کے علاوہ Principles of Policy بھی دیکھ لیں۔ بنیادی طور پر یہی ہے کہ جو بھی powers flow کرتی ہیں، وہ اس ایوان سے کرتی ہیں۔ ایوان بالا، ایوان زیریں اور صوبائی اسمبلیاں، یہ ہیں وہ لوگ جو determine کرتے ہیں کہ اس

ملک کو کون چلائے گا کیونکہ وہ عوام کے نمائندے ہوتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اور اس کا ample proof ہے، کسی بھی قانون سازی کے لیےسب سے بڑی بات جو اہم ہوتی ہے، وہ legitimacy ہے۔ کوئی چیز جس میں legitimacy نہ ہو، چاہے آپ کے کتنے ہی اچھے ارادے کیوں نہ ہوں، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ حلال اور حرام میں فرق اسی لیے رکھا گیا ہے۔ آپ اتنا بڑا کام کرنے جارہے ہیں، آپ آئین کے structure کو چھیڑ رہے ہیں لیکن کیا آپ legitimate rulers ہیں؟ کیا 8 فروری کو جو الیکشن ہوا تھا، آیا وہ legitimate تھا؟ اس میں کتنی تبدیلیاں کی گئیں؟ جب legitimacy نہیں ہے تو ایک اتنا بڑا کام جس کے ذریعے آپ اس کتاب میں تبدیلیاں لارہے ہیں تو اس کی کیا حیثیت ہوگی؟ ہمیں بڑوں نے بتایا ہوا ہے کہ جو کام آپ چھپ کر کریں گے، سمجھ لیں کہ وہ غلط کام ہے۔ ہم بھی اپنے بچوں کو یہی کہتے ہیں کہ بیٹا! جو کام آپ چھپ کر کروگے، آپ سمجھ لو کہ آپ غلط کر رہے ہو۔ نیک اور اچھا کام کھل کر کیا جاتا ہے اور چھپ کر رات کے اندھیرے میں نہیں کیا جاتا ہے۔ کل کے دن جب ہم پاکستان کے عوام کے پاس واپس جائیں گے تو انہوں نے ہم سے سوال پوچھنا ہے کیونکہ اب عوام میں شعور آگیا ہے اور وہ سوالات پوچھتے ہیں۔ ہمارے اپنے بچے ہم سے ایسے سوالات پوچھتے ہیں جو ہم نے ان کی عمر میں کبھی سوچے ہی نہیں تھے۔ یہ ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ایک بہت بڑا honour بھی ہے کہ اس ملک کے 25 کروڑ عوام اور اس کے respective صوبوں کو ہم یہ 96 لوگ یہاں پر represent کر رہے ہیں۔ ہم جو اتنے selected لوگ ہیں، ہم پر اتنی ہی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم وہ کام نہ کریں جس سے ہمیں ملک اور اپنے، اپنے صوبوں میں ہزیمت کا شکار ہونا پڑے۔ ہم وہ باتیں کریں جس سے ہم فخر کے ساتھ اپنے constituencies میں جاسکیں اور ان کو یہ بتاسکیں کہ ہم نے آپ کی بہتری کے لئے یہ کیا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ پچھلے دس، پندرہ دنوں میں جتنی بھی legislation ان ایوانوں میں ہوئی ہے، آپ بتادیں کہ ان میں اگر ایک بھی عوام کی بہتری کے لئے ہو۔ ایسی کوئی بھی قانون سازی نہیں ہوئی ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم نے judges کی تعداد اس وجہ سے بڑھائی تاکہ مقدمات کی pendency کم ہوسکے تو میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی احمقانہ سوچ ہے۔ اگر آپ نے یہ کرنا تھا تو پورے ایوان کو اعتماد میں لیتے۔ ان پر suggestions آتیں، وہ کمیٹی میں discussion کے لئے جاتیں اور ایک بہتر

چیز باہر آتی لیکن چونکہ مقصد یہ نہیں ہے and intentions are mala fide and are not noble, hence, we want to do things in a rush and hiding. We want to use deceit, force, blackmailing and all that is available in order to achieve a particular objective. Had that objective been noble, you would not have done these things in hiding and rush.سارے ملک میں پتا نہیں کیا ہو رہا ہے؟ کسی کو کہاں سے بلا رہے ہیں۔ یہ کدھر اور وہ کدھر ہے۔ یہ کریں اور وہ کریں اور یہ سب ہم آئین میں تبدیلی کی خاطر کر رہے ہیں۔

جناب! میں یہ کہوں گا کہ آپ کا تعلق بھی ایک جمہوری پارٹی سے ہے۔ جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ وہ پارٹی جس نے آئین دیا تھا۔ اب اس آئین کی حفاظت کی ذمہ داری نہ صرف ان کے نواسے بلاول بھٹو زرداری پر ہے بلکہ ان کی پارٹی اور ووٹرز پر بھی ہے۔ یہ ایک میراث ہے جسے وہ بڑے فخر سے چلا سکتے ہیں لیکن اگر ان میں آپ کوئی collusion یا کوئی اور چیزیں ڈال دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ بلاول بھٹو زرداری صاحب ایک ایسے شخص کے نواسے ہوتے ہوئے اس چیز کو کبھی کریں گے جس سے ان کے نانا اور والدہ صاحبہ پر حرف آئے۔ انہوں نے جمہوریت کے لئے کوششیں کی تھیں اور اس وجہ سے Charter of Democracy بھی signہوا تھا۔ Charter of Democracy میں دو بڑی پارٹیاں تھیں: Pakistan Peoples' Party and Pakistan Muslim League (N)اور آپ لوگوں نے مل کر یہ کیا تھا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ آپ دونوں جمہوری حکومتوں کو چلنے میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے لیکن ہوا کیا۔ جناب چیئرمین! آپ کو 2011 میں disqualify کر دیا گیا اور وہ کیوں کیا گیا because you had refused to write a letter.اس وقت کورٹ میں سب سے پہلے پہنچے ہوئے نواز شریف صاحب تھے اور ایک black coat پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ گھر جائیں اور وہ بات ابھی تک مجھے یاد ہے۔ اس کے بعد جو بھی ہوا، وہ ہم نے نہیں کیا تھا۔ یہاں یہ بات ہوئی کہ زرداری صاحب 11 سال جیل میں رہے۔ اگر ان پر غلط مقدمات تھے اور کسی کو اس بنیاد پر جیل میں نہیں ہونا چاہیے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ یہ مقدمات کس نے کئے تھے۔ کیا یہ پاکستان تحریک انصاف نے کئے تھے؟ No, sir. We did not even exist then

politically or in the Parliament. We were struggling. 1996 میں ہمارا سفر شروع ہوا لیکن ہم بڑے late Parliament میں آئے۔ عمران خان صاحب اس دوران ایک واحد سیٹ لے کر آئے تھے۔ یہ ایک struggle تھی لیکن آپ نے ایک دوسرے کے خلاف مقدمات درج کیے اور ایک دوسرے کو جیلوں میں ڈالا۔ آپ نے ایک دوسرے کی character assassination کی۔ آپ کو پتا ہے کہ آپ نے ایک دوسرے کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہا اور کیا۔ ہم اس وقت اس چکر میں نہیں تھے۔

جناب! یہ کہتے ہیں کہ یہ culture ہم لائے تھے حالانکہ یہ culture آپ لائے تھے۔ آپ نے بے نظیر شہید کی تصاویر جہاز سے پھینکی تھیں۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ ہم پیٹ پھاڑیں گے۔ آپ نے ایک دوسرے کو چور کہا تھا۔ یہ ہماری اختراع نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے شہباز شریف صاحب کے خلاف money laundering کا ایک کیس بنایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ لوگوں نے جتنی چیزیں بھگتی ہیں، یہ ایک دوسرے کی وجہ سے بھگتی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آج آپ دونوں نے ایک دوسرے کے بانھوں میں بانھیں ڈالی ہوئی ہیں but fact of the matter is that you have persecuted each other. آپ ہی ایک دوسرے کے خلاف مقدمات بناتے رہے اور ایک دوسرے کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالتے رہے۔ یہ ہم نے نہیں کیا اور ہم نے صرف قانون apply کیا۔ ہم آج بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ملک نے آگے جانا ہے تو آئین اور قانون کی بالادستی ہونی چاہیے۔ جو shameless چیز ہوئی، جس نے ملک کو بہت پیچھے دھکیل دیا، وہ کیا تھا؟ وہ NRO-I and NRO-II تھے۔ اس سے کیا ہوا؟ جتنی بھی corruption ہوئی تھی، بجائے اسے منطقی انجام تک پہنچانے کے، بجائے اپنی پسند کے جج لانے کے، آپ نے اسے ایک ایسا cover دیا جس سے پوری جمہوریت کو نقصان پہنچا۔ اس سے ملک پیچھے چلا گیا اور impunity عام ہو گئی۔ اسی طرح وہ لوگ جو corruption نہیں کرتے تھے، انہوں نے بھی سوچا کہ اگر آپ ملک میں ایماندار رہیں گے تو خسارے میں رہیں گے۔ آپ نے یہ value system destroy کیا جس کے بعد you have favoured and rewarded the culprits. After this, the innocent people have no incentive to remain honest. اگر ہم جیسے لوگ یہ کام نہیں کرتے تو اس میں ہماری پرورش اور مذہب کا بہت تعلق ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سب یہاں رہ جائے گا۔

بڑے۔بڑے لوگ اور سکندر اعظم جیسا شخص جو پوری دنیا کا فاتح تھا، وہ بھی نہیں رہا لیکن سب کچھ یہاں رہ گیا تو میں کیوں اپنے بچوں کے لئے اپنی آخرت خراب کروں جو کل میرے لئے دعا بھی نہ مانگیں۔ میرے اعمال ہی ہوں گے جو مجھے دوسری دنیا میں جنت یا جہنم میں لے جائیں گے۔

جناب! ہم نے کیوں ایک ایسا ماحولcreate کیا ہے جس میں پیسے کا culture, دکھاوا اور لالچ ہے۔ ملک ڈوب رہا ہے لیکن چند لوگ امیر ہیں اورmajority غریب ہے۔ سفید پوش بے چارہ تو بات ہی نہیں کر سکتا۔ آپ بجائے اس کے کہ ان کے لئے کچھ کریں، آپ کو تو یہ لگی ہوئی ہے کہ کس طرح کسے چیف جسٹس ہونا ہے، ہم نے کس طرح کسی کو جج بنانا ہے اور کیا، کیا مزید کرنا ہے۔ آپ بتائیں اس میں عوام کے لئے کیا ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ ایک مخصوص ایجنڈا لے کر نہیں چل رہے۔ ملک بری حالت میں ہے۔ Finance Minister جو میرے دوست ہیں اور جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں، انہیں پتا ہے اور وہ آپ کو یہ سب بتائیں گے کہ صرف یہ کافی نہیں کہ ہمیں قرضہ مل گیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اس بات پر خوشی مناتے ہیں کہ جی آئی ایم ایف کا loan مل گیا اور ہمیں کامیابی مل گئی۔ یہ کامیابی نہیں بلکہ point of reflection ہے کہ ہم سوچیں کہ ہمارا ملک کیوں صرف قرضوں پر چل رہا ہے۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ تین سال آٹھ مہینے کی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سب کچھ تباہ کر دیا ہے لیکن اس وقت کے facts and figures ان کی باتوں کو deny کرتے ہیں۔ یہ لاکھ کہیں یہ کر دیا اور وہ کر دیا لیکن آپ اس وقت کے facts and figures دیکھ لیں جو Pakistan Bureau of Statistics شائع کرتی ہے کہ inflation کہاں تھی، dollar rate کیا تھا، مہنگائی کی کیا situation تھی، interest rates کہاں پر تھے، کاروبار کہاں پر تھا، textiles کہاں پر تھیں، exports کہاں پر تھیں، remittances کہاں پر تھیں اور growth rate کیا تھا، یہ سارے facts ہیں۔ میں زبانی باتوں کو quote ہی نہیں کر رہا ہوں۔ آپ حکومتی facts and figures لے لیں، یہ تفصیل آپ کو Pakistan Bureau of Statistics سے مل جائے گا، so we don't need to fool the people. عوام کو پتا ہے کہ ان کے جیبوں کی اس وقت کیا situation ہے۔ ہمیں عوام کے لیے کچھ کرنا ہے۔ انصاف تب ہوگا جب اس ملک میں انصاف کا نظام قائم ہوگا۔ جب عدالتیں انصاف دیں گی

اور ہم اپنا کام کریں گے، ہم وہ قوانین بنائیں گے جو اس ملک کے عوام کے لیے بہتر ہوں۔ اس ملک کی خوشحالی کے لیے بہتر ہوں۔ بجائے اس کے کہ سب سے بڑی سیاسی پارٹی کو دیوار سے لگا کر اور اس کے وزیراعلیٰ کے خلاف جو باتیں ہو رہی ہیں، جناب! ہم ان کی مذمت کرتے ہیں کیونکہ جو باتیں جلسوں میں ہوتی ہیں، ہم چھوٹے تھے، ہم نے ذوالفقار علی بھٹو جیسے intellectual کو بھی جلسے میں گالی دیتے ہوئے سنا ہے، recordings آج بھی موجود ہیں۔ جلسوں کی language different ہوتی ہے لیکن خیبر پختونخوا کے عوام علی امین گنڈاپور کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ ایک جمہوری طریقے سے منتخب ہونے والا وزیراعلیٰ ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کو موقع ملے گا، آپ بعد میں بات کریں۔ جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! کچھ فرق نہیں پڑتا۔ خیبر پختونخوا کے عوام support کرتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ wind up کر رہے ہیں۔ Please don't disturb.

سینیٹر سید شبلی فراز: ٹھیک ہے، کرنے دیں، I don't mind.

Mr. Chairman: I mind it. Yes.

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ اپنا ظرف دکھائیں گے، ہم اپنا ظرف دکھائیں گے۔ کل ہمارے اس ایوان میں جو ہوا، ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں پر آکر جو ایک فکسڈ میچ تھا جس کے ذریعے ایوان کو disrupt کیا گیا، جس کے ذریعے ایوان کا quorum point out کیا گیا۔ جناب! یہ بڑی short-term چیزیں ہیں۔ اس سے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا، ہم ہی بدنام ہوں گے۔ ہمارے جو دوست اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ وہ عوام کے نمائندے ہیں۔ ان سے پہلے ہمارے لیڈرز نے معذرت کی تھی۔ بالکل، جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں سے اکثریت کو میں جانتا ہوں۔ یہ انتہائی hardworking and honest لوگ ہیں۔ مجھے یہاں پر دس سال ہو گئے ہیں، ان دس سالوں میں مجھ سے کبھی کسی نے نہ favour مانگا ہے اور نہ کسی نے مجھ سے کسی چیز کی بات کی ہے۔

I really appreciate that and I give them the credit.

علی امین گنڈاپور سے ہماری بات بھی ہوئی ہے کہ اس نے کچھ کہا ہے۔ اگر ان کو غلط فہمی ہوئی ہے تو میں بھی بطور قائد حزب اختلاف، قومی اسمبلی میں ہمارے قائد حزب اختلاف، ہمارے چیئرمین، ہمارے بانی چیئرمین، ہمارے سیکرٹری جنرل اور میں سینیٹ میں بطور قائد حزب اختلاف، میں بالکل ایک بار پھر ان سے معذرت کرتا ہوں۔ اگر ہم بات یہ کریں گے کہ اس ایوان کو کن اصولوں کے مطابق چلائیں گے۔ جناب! بس ایک سیکنڈ دے دیں۔ جناب! بات یہ ہے کہ کچھ جمہوری تقاضے ہوتے ہیں۔ جو یہاں پر left side پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہمارے Treasury Benches ہیں اور جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، وہ Opposition Benches ہیں۔ اسی وجہ سے ہم وہاں جاتے ہیں، آپ وہاں جاتے ہیں۔ جناب! جو seating arrangement آپ نے کی ہے، اس سے بہت بڑی confusion cause ہو رہی ہے۔ میں نے آپ کو letter بھی لکھا ہے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ آپ اس خط پر اگر میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، ہم بالکل اس میں آئیں گے، قائد ایوان آئیں گے، جو بھی متعلقہ لوگ آپ بلانا چاہتے ہیں کیونکہ جب یہاں سے کوئی بات ہوتی ہے تو وہ Treasury Benches میں count ہوتی ہے۔ میں آپ کے آفس میں آکر اس کی مزید تفصیلات آپ سے personally discuss کروں گا اور میں امید کروں گا کہ اس سے بہتری آئے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

**Clarification by Mr. Chairman**

جناب چیئرمین: قائد ایوان! کچھ باتیں انہوں نے میرے بارے میں کیں تو میں نے کہا کہ وضاحت کرلوں۔ آج کراچی میں میرا court میں case تھا۔ انہوں نے تین سوالات مجھ سے پوچھے۔ نمبرا، پوچھا کہ آپ کی majority ہے کہ آپ بل لے کر آرہے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر majority نہیں ہوگی، آپ فکر نہ کریں، بل نہیں آئے گا۔ اگر majority ہے تو آئے گا۔ فاروق ایچ۔ نائیک میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے دوسرا سوال کیا کہ چیف جسٹس کے لیے یہ کیا جارہا ہے۔ میں نے کہا کہ بلاول بھٹو صاحب کا بیان ہے، .it is not a person specific It will be in the interest of the country. ان کے حوالے سے میں نے کہا۔

جو آپ نے کہا کہ قوم کا فائدہ ہوگا۔ میں نے ان کا حوالہ دیا، انہوں نے کہا کہ جو قوم و ملک کے فائدے میں ہوگا، ہم وہ کریں گے۔ مجھے ابھی بھی بل کا نہیں پتا مگر جو وزیر قانون آئے ہیں، جب یہ

وضاحت کریں گے، قومی اسمبلی میں lay کریں گے،وہاں introduce کریں گے تو سب کو پتا چل جائے گا۔ جو democracy, Constitution of Pakistan, 1973 and Charter of Democracy کی بات کی،جو 1973 کا آئین تھا،ان کے بارے میں majority کو پتا نہیں ہے۔ وہ 128 votes سے بنا تھا۔ Just 128 votes. The rest were in East Pakistan. انہوں نے یہ آئین بنایا تھا۔ جب اس کو original form میں restore کیا گیا،

there was a bicameral system, not a unicameral system. It was passed unanimously. None opposed from 446 Members. That was the consensus I built.

ایک (b) (2) 58 کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں کہ اس کا ہم نے خاتمہ کیا تاکہ supremacy of the Parliament establish ہو تو میرے پاس عاصمہ جہانگیر صاحبہ آئیں۔ She was the President of Supreme Court Bar Association. انہوں نے مجھے کہا کہ وزیراعظم صاحب! آپ زیادہ خوش نہ ہوں، now this would be exercised by the judiciary. Judiciary 58 (2) (b) کے اوپر act کرے گی اور very graciously, میں بھی disqualify ہوا، میاں نواز شریف صاحب بھی disqualify ہوئے۔ اس لیے کہیں نہ کہیں تو غلطیاں ہیں مگر سب کو مل کر اسے ٹھیک کرنا ہے I am not the Government. Government آ گئی ہے۔ اس کا جواب قائد ایوان دیں گے۔ جی۔

**<u>Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House)</u>**

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ( قائد ایوان ) : شکریہ، جناب چیئرمین ! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ( عربی )

محترم قائد حزب اختلاف نے کچھ سوالات اٹھائے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ ان کا جواب دوں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ لگتا ہے with all due respect, that there is a disconnect between hon'ble Leader of the Opposition جو پارٹی یہاں بیٹھی ہے اور جو قومی اسمبلی میں بیٹھی ہے۔ آج in camera تیسری میٹنگ تھی۔ اس میں ان کی پارٹی کے چیئرمین، جناب بیرسٹر گوہر موجود تھے۔ اس کے علاوہ قائد حزب اختلاف عمر ایوب

صاحب، وہ پچھلی دو meetings میں نہیں تھے، آج موجود تھے۔ وہاں کافی چیزیں discuss ہوئی ہیں۔ شاید وقت تھوڑا ہو یا connect نہ ہوا ہو۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ایک تو قائد حزب اختلاف اپنے colleagues جو قومی اسمبلی میں خصوصی کمیٹی میں بیٹھے ہیں، ان سے ضرور ذرا تفصیل لے لیں کہ کیا باتیں ہوئی ہیں۔ خصوصی کمیٹی کیوں بنی۔ تین دن پہلے بلاول بھٹو صاحب نے تقریر کی اور جو کچھ ہوا پارلیمنٹ کے اندر، اس کے حوالے سے کہ ہمیں پارلیمنٹ کے وقار کو بحال کرنے کے لیے مل کر effort کرنی چاہیے اور اسے restore کرنا چاہیے۔ اس کے لیے انہوں نے propose کیا کہ تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی سے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ میں حکومت کے behalf پر ایوان میں موجود تھا۔ میں نے instantly اس کو endorse کیا۔ اسی دن House کی قرارداد سے کمیٹی بن گئی، جس میں تمام سیاسی جماعتیں جو قومی اسمبلی میں ہیں، وہ موجود ہیں۔ اور میں suggest کروں گا کہ ہم ان سے بات کرکے، in my official capacity, میں اس میں ممبر ہوں، کہ سینیٹ سے بھی وہاں پر نمائندگی ہونی چاہیے۔ جیسے اٹھارھویں ترمیم پر بھی ہماری پارلیمانی کمیٹی ہے۔ Elections Act, 2017 پر ہم نے پارلیمنٹ کی کمیٹی بنائی تھی، وہ کسی ہاؤس کی Standing Committee نہیں ہے تو یہ خصوصی کمیٹی ہے اور general issues کے نام پر ہے اور اس میں انہوں نے جو resolution pass کی اس میں انہوں نے پارلیمنٹ کے حوالے سے ToR میں ہے کہ اس کو دیکھیں، Parliamentarians کا دیکھیں، Constitution کا دیکھیں اور Rules of Business, procedure کا دیکھیں یہ ہے اس کا .ToR تو اس حوالے سے بھائی نے یہ بھی کہا کہ آج کا session کیوں بلایا جا رہا ہے، on a lighter note میں یہ بتا رہا ہوں کہ کل جب ہم ملے وہ second meeting of Special Committee تھی تو اس پر چیئرمین صاحب نے فرمایا کہ کل ہفتہ ہے، کیوں session بلا رہے ہیں، کل تو نہ بلائیں، تو ہمیں disclose کرنا پڑا کہ بھائی جو آٹھ Production Orders ہیں، ان کے لیے بلا رہے ہیں تاکہ وہ ادھر آئیں اور گھومیں پھریں۔ Frankly speaking, انہوں نے پھر شکریہ ادا کیا۔ I am not saying this about, you know, اس کمیٹی کے 18

ممبر ہیں، they were all present from the different parties, تو
میں یہ clarify کر رہا ہوں۔
پھر انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ غریب ملک ہے، پیسہ خرچ ہوگا۔ With all due respect, let me just add to your information if you don't know, Saturday and Sunday آپ کو ویسے ہی پیسے ملتے ہیں لیکن آپ کام نہیں کرتے، تو اس ہفتے free کام کرنا پڑے گا۔ پیسے وہی ملیں گے، کوئی extra نہیں ہے۔ Now I come to the nitty-gritty. وہ فرما رہے ہیں کہ نمبر پورے نہیں جیسے آپ نے بھی فرمایا، مجھے حیرانگی ہے کہ with all due respect چیئرمین صاحب! آپ وزیراعظم رہے ہیں، آپ Speaker National Assembly رہے ہیں، اب چیئرمین سینیٹ ہیں، I admire your patience, آپ کو court کو کہنا چاہئے کہ it is none of your business, but you were asking me, a Chairman of the Senate. یہ آپ کا کام نہیں ہے، یہ ہمارا کام ہے قانون سازی کرنا، کب کرنا، کیسے کرنا۔ ہم ان سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ However, you are magnanimous always. آپ نے ان کو جواب دیا، ہم سے بھی share کیا thank you very much. تو جب نمبر ہوں گے، دیکھیں it is the prime responsibility of any Government اور میں اپنی بات نہیں کر رہا، یہاں پر ساری ماضی کی حکومتوں کے نمائندے بیٹھے ہیں، ماضی میں جو گئی ہیں اور اب تو یہ بھی ماضی کی حکومت ہو چکے ہیں تو اپنی مرضی سے law لاتے رہے تھے، کیا میں ان سے پوچھوں کہ جب no confidence move ہو رہی تھی، کیا قومی اسمبلی میں آدھے گھنٹے میں 22 Bills pass نہیں ہوئے؟ This is the record fastest legislation in Pakistan's Parliament history اور اس کے بعد House کو perpetually dissolve کرنے کی advice دے دی گئی، میں یہ recent 2022 کی بات کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ان تلخیوں میں ہمیں جانے کی ضرورت نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں positively چیزوں کو دیکھنا چاہیے، بالکل صحیح ہے کہ اصولوں کی سیاست کو نہیں چھوڑنا چاہیے لیکن انہوں نے کہا کہ چھپ کر کام کریں تو غلط ہے۔ بالکل چھپ کر، there is a strategy, every Government has its own strategy, you

you got it ،کہ had strategy 22 Bills pass کروادیے آدھے گھنٹے میں
ہم نے اسے issue نہیں بنایا۔ done, no issue.

اب ہم Constitution کی بنیادی spirit کی طرف آتے ہیں، یہ چیزیں discuss ہو رہی ہیں اور کمیٹی میں بھی ہوئی ہیں، میں share کر لیتا ہوں۔ اپنے honourable Leader of the Opposition سے ضرور کہوں گا کہ وہ اپنے colleague سے تین دن کی meeting کی feedback لیں۔

honourable Leader of the 14th May 2006 کو جس کا ذکر Opposition نے کیا کہ ایک میثاق جمہوریت sign ہوا اور وہ sign ہوا بے نظیر بھٹو صاحبہ اور میاں محمد نواز شریف صاحب کے درمیان اور اس میں Article 4 یہ کہتا ہے کہ اس ملک میں Constitutional Court ہونی چاہیے جو ساری دنیا کی طرح Constitutional Petitions کو سنے اور اس کو dispose of کرے۔ آج یہ ہے کہ elite class کی petitions فوراً لگ جاتی ہیں، there are 60 thousand cases pending in the Supreme Court, at least 25% of Constitutional Petitions and average 50% Constitutional Petitions are in High Courts Mr. Chairman. تو کیا ہم اس مسئلے کو fix کر سکتے ہیں؟ 18 سال پہلے، صرف دو parties نے نہیں کیا، I am sure honourable Leader of the Opposition کو پتا ہوگا۔ چند ہفتوں کے بعد پاکستان کی تمام political parties کو invite کیا گیا
and then, including Imran Khan Sahib, he had signed the document.

یہ کوئی ہوا میں بات نہیں ہو رہی۔ I am sure کہ ان کو تو appreciate کرنا چاہیے کہ 18 سال pending ایک چیز ہے، ,most of the اچھا میں آپ کو copies منگوا دیتا ہوں، یہی تو بات ہے کہ آپ کے لیڈر آپ کو بتائیں گے تو پتا چلے گا نا وہ چیز share کریں گے جس کی ضرورت ہوگی، نہیں ہوگی، بہرحال۔ ان کے اور ان کے دوسرے، میں تو دونوں process میں موجود تھا، اس لیے میں کہہ رہا ہوں۔ میں draft کرنے والوں میں

موجود تھا۔ میں اور رضا ربانی صاحب کے حساب سے جو document draft کیے تھے، it took 4 years. They started off with the code of conduct. February 2002, Aftab Shaban Mirani is the only witness in the meeting between me and Ms. Benazir Bhutto Sahiba in Dubai. ہم نے کہا بی بی ،ملک میں Martial Law لگ گیا ہے، آئیں مل کر support کریں۔ بہرحال code of conduct کی بات ہوئی، ہم نے فیصلہ کیا، بڑھتے بڑھتے initially دو ممبر تھے، میں اور رضا ربانی صاحب، ہم نے اس کا draft شروع کیا، بڑھتے بڑھتے civil military relation, judicial reforms, آئین کو اصل شکل میں بحال کرنا، truth and reconciliation Commission, Constitutional and court اور یہ چیزیں بڑھتی گئیں۔

Eventually it took 4 years plus. چار سال سے زیادہ عرصہ لگا ہے اور 14th May, 2006 کو پھر یہ final document signed ہوئے، جس کا نام میثاق جمہوریت ہے۔ تو اگر اس میں کوئی اچھی چیز ہے اور اگر آپ یہ سارا کام، load shift کر سکتے ہیں تو why not, it's never too late تو اٹھارھویں ترمیم میں اس وقت ایک چیز نہیں ہو سکی، آپ کو یاد ہوگا اس وقت آپ وزیراعظم تھے تو اس کو اب ہم کر رہے ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسے معزز قائد حزب اختلاف نے کہا کہ نمبرز پورے ہوں گے تو کریں گے۔ یہ ظاہری بات ہے اگر نمبرز نہیں ہوں گے تو کام نہیں ہوگا۔ یہ ہر حکومت کا prerogative ہے کہ اگر نمبرز پورے ہیں تو وہ کام کریں، نمبرز پورے نہیں ہیں تو simple legislation سے آئینی ترمیم نہیں ہو سکتی۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں، تو اس آئینی عدالت کا جو ایک concept ہے نہ تو نیا ہے، اس کی بے پناہ پذیرائی ہوئی اور اس کو appreciate کیا جاتا ہے بلکہ ہمیں طعنہ دیا جاتا ہے کہ آپ اس کو کیوں نہیں کرتے۔ تو میرا خیال ہے کہ آپ کے لیڈر بھی اس پر signatory ہیں، باقی parties بھی ہیں، prime جو دونوں PPPP اور MLN نے sign کیا وہ بھی موجود ہیں تو let's do it تو یہ کوئی suspense یا کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے۔

دوسری بات جو کمیٹی میں ہوئی وہاں بڑی vehemently یہ کہا گیا کیونکہ کچھ چیزیں T.V talks اور میڈیا میں discuss ہو رہی ہیں پچھلے چند ہفتوں میں کہ ججوں کی دو سال کی

مدت نہ بڑھاؤ۔ میں قائد حزب اختلاف سے request کروں گا کہ یہ ضرور پوچھیں I did not
take 2 minutes, میرے colleague Law Minister Sahib بیٹھے تھے۔
میں نے کہا آپ نے جو بھی تیار کیا مجھے بھی exact content نہیں پتا تو آپ یہ بات سنیں، اس
پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے یہ تجویز دی اور باقی ساتھیوں نے اس کو endorse کیا۔ میں
نے کہا بالکل! اگر civil bureaucracy کی مدت ملازمت میں توثیق کا consider بھی
ہو تو یہ جو categorical feeling ہے کہ یہ نہ ہو کہ کسی کو oblige کرنے کے لیے تو آپ
Judges کی مدت ملازمت نہ بڑھائیں۔ انہوں نے نوٹ کر لیا۔

اس کے علاوہ اور کیا چیز اس میں ہے یا ہو سکتی ہے، کچھ چیزیں تجربے کے ساتھ آپ سیکھتے
ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ election میں caretaker Prime
Minister ہوگا، وہ تین دن Leader of Opposition and Leader of
House National Assembly آپس میں مشورہ کریں گے، نہیں ہوگا تو تین تین نام
بھیجیں گے Parliamentary Committee کو وہ بھی پہلی مرتبہ ہم نے آئین میں
اٹھارھویں ترمیم میں ڈالی، وہ نہیں کرے گی تو پھر تین تین نام Election Commission
of Pakistan میں چلے جائیں گے پھر وہ فیصلہ کریں گے۔ لیکن خیال تھا کہ ہم بڑی اچھی
revolutionary changes کر رہے ہیں، تو .things will improve اس ملک
میں سترہ مہینے Election Commission of Pakistan dysfunctional رہا۔
اٹھارھویں ترمیم میں یہ ڈالا گیا کہ آپس میں consultation ہوگی، تین نام دے دیں گے اگر وہ
نہیں ہوگا تو کمیٹی کو پھر تین تین نام دے دیں گے، members کی اور Chief Election
Commissioner appoint کرنے کی کمیٹی علیحدہ ہے

and Election Commission of Pakistan was dysfunctional for 17 months in this country.

کیا ہمیں اس by experience پہلی مرتبہ یہ system ڈالا گیا اٹھارھویں ترمیم کا
تو کیا اس کو ٹھیک نہیں کرنا چاہیے، کیا باقی Constitution schemes and things
میں جہاں پر کوئی post ہے کیا وہاں پر وہ continue کریں till the, you know,
new arrival جب تک وہ appoint نہیں ہو جاتا process مکمل نہیں ہو جاتا۔

وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں، میں نے کہا کہ open handed مت رکھیں۔ it can be abused also سوٹ کرے either party کو، اگر نہ کریں تو چلتے رہیں گے، تو اس میں بھی time line دیں، وزیر قانون صاحب بیٹھے ہوئے ہیں

یہ ساری باتیں ہوئی ہیں کھل کر ہوئی ہیں اور اس کمیٹی میں میں request کر دوں گا فوری طور پر کہ وہاں پر ہمارے سینیٹ کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ I thought کے تمام کمیٹیاں موجود ہیں تو I am sure کہ information ظاہر ہے کہ آپس میں regularly exchange ہوتی رہے گی۔ تو جناب! اسی طرح ایک انہونا فیصلہ آیا کہ آپ اگر پارٹی لائن کے خلاف ووٹ دیں گے تو آپ کا ووٹ بھی تصور اور گنا نہیں جائے گا اور ساتھ آپ membership سے بھی فارغ ہو جائیں گے۔ یہ کیسا قانون ہے، جب تم اس کو گناہ سے روک رہے ہو اور نہیں کرنے دے رہے۔ یہ تو سزا ہے 63A میں کہ جب آپ دیں گے، commit کریں گے، یعنی یہ کہہ لو کہ غلطی یا گناہ whatever you call it تو پھر آپ کی membership lose ہو گی۔ اگر وہ fix ہوتا ہے you have to rise to that اس میں کوئی بھی سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ بات یہ ہے کہ اس کو misinterpret کیا گیا، نہ تو votes گنے گئے اور ساتھ میں ان کی membership بھی ختم کی گئی دیکھیں یہ ایسی چیزیں ہیں۔ I am sure that the honourable Leader of the Opposition جب تفصیل دیں گے یا law minister صاحب Bill لائیں گے he have been more than happy کہ most of the things ان کی نظر میں شاید دو، تین چیزیں ایسی ہوں مجھے نہیں پتا I am not privy to the entire Bill and have not read the Bill, yet. کیوں کہ کوئی بھی حکومت ہو prerogative of the Law Minister ہوتی ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر حکومت میں ہوتا ہے، ہماری انوکھی نہیں ہے، پیپلز پارٹی نے اپنے زمانے میں کوئی انوکھی چیز نہیں کی، پی ٹی آئی نے کوئی انوکھی چیز نہیں کی، یہ Standard Operating Procedure and practice ہے۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایسی چیزیں ہیں I think it just giving the pulse کہ کیا ہے؟ ابھی بالکل صحیح کہا گیا کہ عوام کا کیا ہے؟ بھائی عوام کو تو انصاف نہیں ملتا اگر آپ ان پر

loadلے کر جائیں اور اپنے relevantقوانین میں تبدیلی کریں اور time boundکریں۔I was shocked, یہاں پر Law Minister Sahib کہتے ہیں کہ انہوں نے گیارہ گیارہ سال پہلے فوجداری petitionsکی ہوئی ہیں، آج تک تو وہ لگی ہی نہیں اور لوگ اپنی سزا کاٹ کر گھر پہنچ گئے ہیں۔ Is this the judicial system we need? Is this the freedom of justice the country requires?کیا یہ ہی لوگوں کی fate ہے؟ خدا کے لیے آئیں اور ان چیزوں کو مل کر ٹھیک کرتے ہیں، یہ ساری چیزیں اس کے revolveکر رہی ہیں۔ I am very sure کہ جب وزیر قانون یہ Billلائیں گے اور یہ دیکھیں گے تو any independent, fair hearted, fair thinker would seeکہ یہ بہتری ہو رہی ہے۔ بہر حال میں نے سوچا کہ جتنا میں shareکر سکتا ہوں وہ ضرور کروں گا۔

جناب والا! یہاں انہوں نے فرمایا اور میں اس blame gameمیں نہیں پڑنا چاہتا کہ کس پارٹی نے کیا اور کیسے کیا۔ مجھے یہ بتادیں کہ 16 monthsکی PDM حکومت تھی اور سات آٹھ مہینے یہ ہوگئے ہیں، in total یہ دو سال ہیں۔ PDMیاPML(N)کی حکومت اور with its alliesایک بھی NABکے ذریعے سے کسی بھی اپوزیشن پارٹی کے ایک بھی ممبر پر کوئی مقدمہ کیا ہے تو مجھے بتائیں۔I will make sure that we get it sorted out....

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا let's me broughtمیں پھر کہہ رہا ہوں I am speaking from heart, میں ایمان داری سے بات کر رہا ہوں۔I have been known as re-conciliator, میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان سے negotiateکیا اور 126 دنوں کا دھرنا ختم کروایا تھا۔ ہم نے Judicial Commissionبنایا۔ ان کی طرف سے جو آج ان کے ساتھ نہیں ہیں ان میں جہانگیر خان ترین صاحب اور شاہ محمود قریشی صاحب تھے، ان سے کھلے دل کے ساتھ negotiate کیا۔ انہوں نے Justice Nasirul Mulk Sahibکا نام دیا، ہم نے اسی کو لگایا۔ اس

میں لکھا ہوا ہے اور میں وہ copy دے دوں گا کہ اگر ہم ثابت ہو گئے کہ ہمارے agreement
35 punctures کی بات جھوٹی ہے یا ثابت نہیں ہوئی تو ہم قوم سے معذرت کریں گے اور آج
تک معذرت نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنی مرضی سے سپریم کورٹ کے ججوں کا کمیشن بنوایا۔ انہوں نے
جو بھی کہا وہ کیا گیا اوراس کی جب judgement آئی تو انہوں نے کہا یہ تو ایسی
irregularities ہوتی ہیں، ہر الیکشن میں ہوتی ہیں، کوئی بھی 35 punctures نہیں ہیں۔
میرا عمران خان صاحب سے بڑا اچھا تعلق رہا ہے، انہوں نے آرام سے کہہ دیا کہ وہ تو میرا ایک سیاسی
بیان تھا۔ او بھائی سیاسی بیان؟ 126 دن economy کا بیڑا غرق ہوا، capital کو stand
still کر دیا، Chinese President کو 15 months آنے سے delay کر دیا اور
سارے منصوبے پندرہ مہینے آگے چلے گئے، اس طرح نہیں ہے۔ Please let me very
sure, انہوں نے economy پر بات کر لی۔ Finance Minister Sahib بیٹھے ہیں
2013 but میں پاکستان کی economy کدھر تھی؟ We, now, have become
an unstable country, high inflation rate and low growth.
کدھر چلی گئی؟ This is the resilience and the capacity of this
country. اگر آپ مل کر چلیں گے تو یہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ 2016-2017 کے fiscal
year میں 6% growth پر چلا گیا، 5.25% policy rate, inflation 3.6%,
food inflation 2%, Stock Market 5th best in the world and
best in South Asia. آپ کے highest foreign reserves جو آج تک نہیں
ٹوٹے، what else you want? ہم 2017 میں global economy 24th میں
پہنچ چکے تھے۔ میں آگے پھر سے blame game میں نہیں پڑنا چاہتا۔ where did we
reach by 2022, 47th economy of the world? This speaks
all, the sum total of the performance of 2018-2022, میں اس
بحث پر نہیں جانا چاہتا۔ ماضی کو چھوڑیں، دفن کریں.. let's go and move forward.
ہم جو چیز ملک کی بہتری کے لیے کر سکتے ہیں ہمیں guide کریں، ہمیں بتائیں اور اچھے مشورے
دیں، اس Bill میں دیکھیں اگر کوئی اچھی چیزیں دے سکتے ہیں تو دیں۔ یہ ہمیں پابند نہیں کر سکتے کیوں
کہ یہ ہر حکومت کی ذمہ داری بھی ہے اور prerogative ہے کہ جتنی جلدی اچھی چیزیں کر سکتے

ہیں وہ کرنی چاہیں۔ I assure to the honourable Leader of the Opposition that there will be no surprise what so ever ملک بالکل پیچھے گیا ہے اور میں مانتا ہوں کہ ملک پیچھے گیا ہے۔ جب 24th global economy سے 47 تک جائیں گے تو on that time the prediction was the country will moving in four years and it will join the G-20 in few years یہ میں نہیں کہہ رہا Price water house coopers Report ابھی Google کریں you will get the report. دیکھیں blame game میں پڑنے سے کچھ بھی نہیں نکلے گا، میں ایک گھنٹہ اور تقریر کر سکتا ہوں اور میرے ساتھی بھی کر سکتے ہیں۔ ہمیں positivity کی طرف جانا ہے، ہمیں مسائل کے حل نکالنے ہیں اور ہم نے عوام کے مسائل کو دیکھنا ہے۔ Believe me this country has potential, بطور وزیر خزانہ میں نے 1998-1999 میں post nuclear deterioration کے sanctions face کیے ہوئے ہیں، جب کہا جاتا تھا یہ اپنا سب کچھ حوالے کر کے معافی مانگیں گے اور اپنا programme الٹا کر دیں گے we didn't do it. نہ صرف وہ نہیں کیا بلکہ December-1998 میں missile programme بھی شروع کیا۔ آج یہ جو پاکستان کا ناقابل تسخیر دفاع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے میاں محمد نواز شریف صاحب سے اور ان کی team سے کام لیا۔ اگر ہم مل کر کوشش کریں گے تو we can take this country, it has great potential آج بھی اس کا potential ہے اور it will take little time ظاہر ہے کہ it's not an electricity switch کہ ہم اس کو on یا off کر دیں۔ It will take three to four years, اس کا minimum gestation period ہوتا ہے۔ ہم اس کو مل کریں اور ان شاء اللہ we will do anything which is in the interest of the public, which is interest of the country and the National interest. ایسی کوئی چیز نہیں ہوگی جو کسی national interest یا public interest کے خلاف ہو۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Include other Senators in the Committee.

*(Interruption)*

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جناب قائد حزب اختلاف صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اسحاق ڈار صاحب کا بھی تعلق Finance سے رہ چکا ہے بلکہ ہے اور میرا بھی رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب کو ساتھ مل کر چلنا چاہیے،

so my in the same jargon, I would say put money where your mouth is.

Mr. Chairman: Liquid money Bill?

سینیٹر سید شبلی فراز: جی، your mouth is as the famous proverb goes. جناب والا! اگر مجھے صحیح سمجھ آئی ہے تو جناب قائد ایوان صاحب نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی قانون بن رہا ہے اور اس میں آپ دوسری پارٹی کے votes دے دیتے ہیں تو اس میں برا کیا ہے؟ تو میں Article 63(A), اسی Constitution, اسی کتاب سے پڑھ رہا ہوں۔ اس میں بڑا clearly لکھا ہوا ہے کہ

If a member of a Parliamentary Party composed of a single political party in a House -

(a) resigns from membership of his political party or joins another Parliamentary party; or
(b) votes or abstains from voting in the House contrary to any direction issued by the Parliamentary Party to which he belongs, in relation to.
    (i) election of the Prime Minister or the Chief Minister; or
    (j) a vote of confidence or a vote of no-confidence; or
    (k) a Money Bill or a Constitution (Amendment) Bill;

So, it says very clearly. I raised my case.

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ایک تو معزز قائد حزب اختلاف نے بالکل صحیح کہا بلکہ یہ آئینی ترمیم پہلے
لاگو نہیں ہوتی تھی۔ یہ ہم نے اٹھارھویں ترمیم میں ڈالی تھی۔ پہلے صرف تین چیزیں ہوتی تھیں،
election of PM or CM, vote of confidence or vote of no
confidence and Money Bill. ہم نے اٹھارھویں ترمیم میں یہ فیصلہ کیا کہ
18th constitution amendment is such an import matter جو
Amendment کی پارلیمانی کمیٹی تھی، اس کمیٹی میں ہماری بہت بحث ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا
کہ ایک چوتھی چیز بھی ڈال دیں۔ میں نے جو کہا تھا اس کو میں clarify کر دیتا ہوں۔ I don't
say کہ یہ نہیں ہے یا اس کو cross کر سکتے ہیں بالکل یہ لگے گا جو party line کو
cross کرے گا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب آپ وہ cross کریں گے تو پھر لگے گا لیکن جب آپ وہ
غلطی کریں گے، if you cast the vote, then obviously you will be,
your party can move a reference and then you are gone
as a member of that House, whether it is National
Assembly or Senate. I didn't mean کہ وہ اس میں applicable نہیں
ہے۔

**Senator Azam Nazeer Tarar**

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون): جناب والا! اس میں ایک وضاحت یہ ہے کہ اس
میں review بھی pending ہے۔ آئین میں یہ جو logic تھی جو کہ Leader of the
Opposition نے clear provision کے باوجود پڑھ دی کہ whosoever been
violate the decision of Parliamentary Party by casting
vote against the decision of the Parliamentary Party
would be liable to be proceeded against اور اس میں آپ اُسے
reference بھیجیں گے کہ ان کو dismember کر دیا جائے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! آپ آج کل انیس گھنٹے کام کروا رہے ہیں۔ میں بتاتا ہوں۔
He will be disqualified. اب سپریم کورٹ نے اپنے decision میں کہا کہ 63A
میں ہم اس کو ایسے interpret کرتے ہیں کہ اگر وہ party discipline کے خلاف vote

یعنی کہ وہ he will be liable for the penalty given there,ڈالے گا تو disqualify ہو جائے گا۔ Moreover, اس کا vote بھی نہیں گنا جائے گا۔ بھائی! اگر اس کا vote گنا نہیں جاتا تو پھر سزا کس بات کی ہے؟ اگر وہ damage cause نہیں ہونا تو why are you punishing someone? اس پر review ہے جو کہ پچھلے ڈیڑھ یا دو سال سے pending پڑا ہے۔ بڑے بڑے ان ہونے decisions بھی آئے ہیں۔ ایک بڑا unique decision یہ بھی ہے۔

تو 63A کی language جو آئین میں framers نے ڈالی وہ تو بالکل واضح ہے۔ اس کی تشریح کے روپ میں اگر آپ پورا حلیہ بگاڑ دیں گے تو ظاہر ہے لوگ اس پر object کریں گے۔ لوگ اس پر بات بھی کریں گے اور اس قسم کی چیزوں پر مزید clarity آنی چاہیے۔

Mr. Chairman: Farooq H. Naek Sahib, can you assist us?

**Senator Farooq Hamid Naek**

Senator Farooq Hamid Naek: Article 63A is concerned that the only penalty which is imposed is that you get disqualified if you vote against the instructions of the Parliamentary Leader.

مگر آپ کا vote count ہوگا۔ اگر آپ کا vote count ہوگا تو پھر آپ disqualify ہوں گے

because you have disobeyed the instructions of the Parliamentary Leader.

Mr. Chairman: Leader of the House, this is important. No, it is not the new logic. Can you repeat again?

Senator Farooq Hamid Naek: Article 63A is very clear. I read it to you. Article 63A lays down that if a member of a Parliamentary Party composed of a single political party in a House resigns from membership of his political party or joins another Parliamentary Party; or

votes or abstains from voting in the House contrary to any direction issued by the Parliamentary Party to which he belongs, in relation to election of the Prime Minister or the Chief Minister; or a vote of confidence or a vote of no-confidence; or a Money Bill or a Constitution (Amendment) Bill; he may be declared in writing by the Party Head to have defected from the political party, and the Head of the Parliamentary Party may forward a copy of the declaration to the Presiding Officer, the Chief Election Commission, and shall similarly forward a copy thereof to the member concerned.

In this, a procedure has been laid down. The only penalty which is imposed by the Article 63A is the disqualification of a member, because he has violated, he has voted against the instructions of the Parliamentary Leader.

اگر اس کا vote ہی count نہیں ہوگا تو پھر penalty کس بات کی لگے گی۔ یا تو آپ کہیں کہ vote count نہیں ہوگا یا کہیں کہ disqualification ہوگی۔ Disqualification would come into play جب وہ vote ڈالے گا اور اس کا vote count ہوگا۔ جب vote ہی count نہیں ہو رہا تو یہ Supreme Court, in its wisdom, has rewritten the constitution in the Punjab Government Case. اس کے خلاف review pending ہے

and that judgement which has been given, is in violation of Article 63 of the Constitution of Pakistan. Supreme Court cannot rewrite the Constitution. They cannot rewrite the law. Their only job is to interpret the law. It is the prerogative of the Parliament to make legislation and to make laws, and nobody else can do that. They have taken over the power of the Parliament which is in violation of the theory of separation of powers as laid

down in the Constitution of Pakistan. This is my submission.

Mr. Chairman: Is the matter *sub judice*?

Senator Farooq Hamid Naek: Matter is *sub judice*.

جناب چیئرمین:.OK, please میں ذرا legal بات پوچھ لوں۔ آپ کا تو political view ہوگا۔ جی کامران صاحب۔

**Senator Kamran Murtaza**

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! یہ کہتے ہوئے بعض اوقات بڑا افسوس ہوتا ہے کہ سپریم کورٹ جو ملک کی سب سے بڑی کورٹ ہوتی ہے اور آج تک بڑی کورٹ ہے بھی، اس کے فیصلے بھی ایسے ہوں کہ جس پر ہم بات کر سکیں اور یہ بات جو دستور میں، جو کچھ اعظم صاحب نے کہا یا جو کچھ نائیک صاحب نے کہا، وہ درست کہا ہے۔ پھر اس کا consequence دیکھیں اور though کہ یہ *sub judice* ہے۔ مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کا نتیجہ کسی کی حکومت کے جانے کی صورت میں نکلا۔ مجھے اس حکومت اور ان لوگوں سے بھی شاید کوئی ہمدردی نہ ہو، مگر بات یہ ہے کہ مجھے اپنی سپریم کورٹ سے ہمدردی ہے۔ مجھے اپنے دستور کے ساتھ ہمدردی ہے مگر اس دستور کے ساتھ اُس وقت بھی جو کھلواڑ ہوا تھا وہ غلط تھا۔ اس کا consequence وہ نہیں ہے جو سپریم کورٹ نے کہا، جس کے against review pending ہے بلکہ اس کا consequence صرف وہ ہے جو میری یہ دو دوست بتا رہے ہیں۔ صرف اتنا consequence ہے اور ہم اس سے آگے چلے گئے ہیں۔ یہ آگے جانے والا معاملہ جب دستور میں نہیں لکھا تو پھر اس سے آگے جانا permissible نہیں ہے۔ یہ غلط ہوا ہے اور بھلے ہم اس طرف بیٹھیں یا اُس طرف بیٹھیں، ہمیں غلط کو غلط کہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ایمل ولی خان صاحب۔

**Senator Aimal Wali Khan**

سینیٹر ایمل ولی خان: بہت شکریہ جناب۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ ہم نے یہ بات کرنی تھی کہ جو Special Parliamentary Committee بنی ہے---

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: یہ دیکھیں، ہمارے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister Sahib is not here at the moment. He was waiting.

سینیٹر ایمل ولی خان: جو Special Parliamentary Committee بنی ہے، اس میں Senators کا ہونا بہت لازمی ہے۔ Parties کی نمائندگی ہوگی لیکن it's not the parties Committee but it's a Parliamentary Committee. The Parliament means the Upper House and the Lower House تو اس میں دونوں کی شرکت ہونی چاہیے اور میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انہیں بولا کہ اس کمیٹی میں Senators کو بھی شامل ہونا چاہیے۔ اس کے لیے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب! یہ جو بات ہو رہی ہے اس میں ایک تو وکلا کے الفاظ ہوتے ہیں اور شاید وہ الفاظ ہمیں نہ آتے ہوں، لیکن جناب، سادہ سی بات ہے کہ جب آپ ایک جرم کریں گے تو اس جرم کی سزا آپ کو ملے گی۔ یہ floor crossing, 1973 کے آئین میں آیا ہے اور 1973 کے بعد ایسے واقعات کئی مرتبہ ہوئے ہیں۔ جس نے floor crossing کرکے vote دیا ہے یا جو ہوا ہے، اس کو مانا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔ کوئی ہوئی ہوگی۔ یہ بالکل، جو ہم دیکھ رہے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمیں یا آپ کو یا حکومت کو مجبور ہو کر سپریم کورٹ کو control یا قابو میں لانا پڑ رہا ہے، میں آسان الفاظ استعمال کروں گا کیونکہ ایک عرصہ دراز سے عدالت اور عدلیہ کھلم کھلا ایک پارٹی کو across the way جا کر، آئین کے خلاف جا کر support کرتی ہے اور اس میں ہم نے دیکھا کہ آئین rewrite ہوا کہ پنجاب میں وہ vote بھی نہیں مانے گئے اور ان کے خلاف کارروائی بھی ہوئی۔

Sir! It's very simple اور میں یہ دوبارہ کہتا ہوں کہ کوئی ایک جرم کرے گا اور ایک جرم مانا جائے گا تو اس کی سزا ملے گی۔ جب ایک جرم کو آپ مانتے ہی نہیں ہیں تو پھر سزا کس چیز کی۔ جناب! اچھی بات ہے، اچھا وقت ہے اور ہمیں ابھی تک جتنی بھی briefing ملی ہے کہ public interest میں عدلیہ کی آئینی ترامیم آپ سب اور ہم سب لا رہے ہیں اور میرے خیال میں ایک بہت اچھی بات ہے۔ لیکن جناب، میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت public interest کو صرف courts تک محدود نہیں کرے گی۔ اس سے آگے جا کر $18^{th}$

Amendment کے بعد devolution of power جو کہ بہت لازمی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ public interest میں پاکستان مسلم لیگ کی حکومت جو جو powers 18th Amendment میں دی گئی ہیں، وہ صوبوں کے حوالے کرے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ foreign policy اب سے public interest میں بننا شروع ہو گی نہ کہ ایک خاص ادارے کے interest میں foreign policy بنی ہے اور بنتی رہی ہے اور آگے بھی بنتی چلی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری economic policy بھی اب West سے dictate نہیں ہو گی بلکہ پاکستان کے عوام کے interest کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت economic policy لائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ defence اور دفاعی اداروں کو بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت public interest کے دائرہ اختیار میں لائے گی۔ ان شاء اللہ، ہم آپ کے ساتھ ہر public interest کے لیے کھڑے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں intelligence اداروں کا failure بہت واضح ہے، ہم اس امید کے ساتھ کھڑے ہوں گے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت intelligence اداروں کے لیے کوئی ایسی قانون سازی کرے گی جو عوام کے interest میں ہو۔ جناب! پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت freedom of speech کے بارے میں کوئی ایسی قانون سازی لائے گی جو عوام کے interest میں ہو۔

جناب! اس کے ساتھ ساتھ میں کہوں گا کہ نیب زدہ اور نیب زادہ کو ختم ہو کرنا ہو گا اور across the board accountability کے لیے ایک ایسا قانون ہو نا چاہیے۔ ہم اگر عدالتی اصلاحات کے حوالے سے سنجیدہ ہیں اور ہمیں عوام کے interest کا فکر ہے اور جو ہزاروں اور لاکھوں cases پڑے ہیں اور ہمیں فکر ہے تو اس سے بڑھ کر public interest اور کیا ہے۔ ان شاء اللہ، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ووٹ کو عزت دے گی اور ان شاء اللہ، ہم ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

جناب! میں گزارش کرتا ہوں، یہ قانون بھی آ جائے گا۔ ان شاء اللہ، اگر یہ public interest کا قانون ہے تو pass بھی ہو جائے گا لیکن ہم تین ہفتوں سے اسی قانون کا سن رہے ہیں، سن رہے ہیں اور سن رہے ہیں کہ یہ آج آ رہا ہے، کل آ رہا ہے اور ہم بے چارے بھی پھنسے ہوئے

ہیں۔ ہم کہیں نہیں جا سکتے اور کوئی کام نہیں کر سکتے لیکن ہم تو قریب سے ہیں، بلوچستان اور سندھ والے بے چارے چھٹی کے دن بھی ادھر پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ قانون جلدی لائیں اور اس کو جلدی نمٹائیں کیونکہ یہ قانون public interest میں نہیں ہے، یہ قانون حکومت کے interest میں ہے اور حکومت کے interest کو مد نظر رکھ کر کر رہے ہیں اور کوئی بھی public interest کی بات نہیں کر رہا۔

جناب! Public interest کیا ہے، مہنگائی کا طوفان ہے،taxes کی بھرمار ہے۔ Public interest کیا ہے،utility bills کا بلاؤں کی طرح آنا جس کو غریب، امیر، مزدور اور صنعت کار، کوئی بھی pay نہیں کر پا رہا۔ میرے خیال میں یہ سننے کو ملا ہے کہ ایک نیا mini budget آ رہا ہے اور مزید taxes کی بھرمار ہو گی۔ آپ اس قوم کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ جناب! لوگ taxes لیتے ہیں اور tax ہر ملک اور ریاست کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ایک ریاست اور ملک tax نہیں لے گا تو وہ کیسے چلے گا لیکن tax کے بدلے ریاست اپنی قوم کو وہ ساری facilities دیتی ہے جو ایک باپ یا ماں اپنے بچوں کو دیتی ہے۔آپ عوام کے لیے health کی facilities دیکھیں، وہ افسوسناک ہے اور آپ پورے پاکستان میں education کی facilities دیکھیں، وہ افسوسناک ہیں۔اس ملک میں بنیادی حقوق نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Bill جلدی pass کرالیں اور اصل مسائل کی طرف آ جائیں۔

جناب! آخری بات کروں گا کہ ہم آج disown ہوئے ہیں، ہم چھ، سات ماہ بعد disown ہو گئے۔ ہمیں قائد حزب اختلاف نے باتوں، باتوں میں disown کر دیا۔ ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ ہم نے کبھی ان کو own نہیں کیا۔ جناب! آپ میری اس بات کے گواہ ہیں کہ جب آپ نے کہا کہ آپ کے پاس دو دن ہیں اور ہمیں لکھ کر دیں کہ آپ حکومت میں بیٹھنا چاہتے ہیں یا اپوزیشن میں بیٹھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ ہم نہ حکومت کا حصہ بننا چاہتے ہیں اور اس اپوزیشن کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بتائیں کہ انہوں نے جو آج تقریر کی، وہ قائد حزب اختلاف کی تقریر نہیں تھی، وہ لیڈر آف پی ٹی آئی کی تقریر تھی۔ قائد حزب اختلاف یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہاں پر کرسیوں سے بندے اٹھائیں اور ادھر بٹھا دیں، ان کا کام ہے کہ جو ان کے ساتھ

بیٹھے ہیں، ان کو اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ بد قسمتی سے یہ لوگ نہ خود چل سکتے ہیں اور نہ کسی کو اپنے ساتھ چلا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف آ گئے ہیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: انہوں نے سنا ہو گا۔ میں یہ بات کھل کر کروں گا، میں یہ بات کھل کر اس لیے کہوں گا کیونکہ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ ہمیں بلائیں تو الگ کہیں بات کر لیں گے۔ الگ کیوں بات کریں، ہم کوئی چوری نہیں کر رہے، ہم یہاں پر کسی سے دغا بازی نہیں کر رہے کہ ہم چھپ کر کوئی بات کریں۔ سامنے بات کریں، اگر ہم میں غلطی ہو، ہم ہمت رکھتے ہیں اور ہم معافی مانگیں گے، اگر ہم میں غلطی نہ ہو تو دوسرے ہمت کریں اور اپنی حرکتوں پر معافی مانگیں۔ جناب! میں آپ سے دوبارہ گزارش کروں گا کہ ہم نہ حکومت کا حصہ ہیں اور نہ ہم اپوزیشن کا حصہ ہیں۔ میں اپنی عوامی نیشنل پارٹی کا بطور پارلیمانی لیڈر یہ کہہ سکتا ہوں، مجھے بلوچستان عوامی پارٹی، جے یو آئی، یہ صاحب، وہ صاحب، ق لیگ اور ان سب کے لیے مجھے دکھ ہو رہا ہے کیونکہ ہم disown ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میں clear کر دوں کہ ہم نے کبھی own نہیں کیا۔ ہم آج بھی آپ سے request کرتے ہیں کہ ہم اس اپوزیشن کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتے۔ ہمیں بالکل الگ بٹھائیں، ہم نہ حکومت کا حصہ ہیں اور نہ اس اپوزیشن کا حصہ ہیں۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Leader of the Opposition, I want to take the views.

وزیر صاحب بے چارے ڈیڑھ گھنٹے سے بیٹھے ہیں اور انہوں نے important meeting میں جانا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب کا ایک calling attention notice ہے، اگر چاہیں تو ہم پہلے وہ لے لیتے۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب، Order No. 4 move کریں۔

**<u>Calling Attention Notice moved by Senator Saifullah Abro regarding appointment of new Chairmen and Members of Board of Directors of HESCO, SEPCO and PPMC</u>**

Senator Saifullah Abro: Thank you Mr. Chairman. I want to draw attention of the Minister for Power towards the delay in appointment of new Chairmen and

Members of Board of Directors of Hyderabad Electric Supply Company, Sukkur Electric Power Company and Power Planning & Monitoring Company as the Government has already dissolved the other Boards of DISCOs.

جناب! حکومت نے کچھ دن پہلے announce کیا تھا، اس power sector میں جو BoDs ہیں جو سابقہ حکومت میں appoint ہوئی تھی، خاص کر جو PDM کا 2022 کا tenure تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب ناکام BoDs ہیں اور انہوں نے تباہی پھیلائی ہے، انہوں نے پورے Power Sector کو تباہ کیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں اعلان کیا تھا کہ ہم نئے BoDs بنائیں گے۔ حکومت پاکستان کی DISCOs companies کی کل تعداد 20 ہے، اب 10 companies میں سے 8 companies کے BoDs بن گئے ہیں۔ 2 companies SEPCO and HESCO جو سندھ سے belong کرتی ہیں، ان کے ابھی BoDs announce نہیں ہوئے۔ وہاں کے سارے معاملات pending ہیں، مجھے علم نہیں ہے کہ ان کو pending کیوں رکھا گیا ہے۔

جناب! میں آپ کی تھوڑی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ جو 2023 کا Act ہے، اس کی Clause 12 میں composition of BoDs لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ہے کہ BoDs کا Member کون ہو سکتا ہے، اس کے skills ہونے چاہییں، اس کا relevant experience ہونا چاہیے۔ باقی ہٹ گئی ہیں لیکن میں آپ کا تھوڑا وقت لوں گا اور میں وزیر صاحب کی بھی تھوڑی سی توجہ چاہتا ہوں کہ شاید حکومت یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ یہ 2 BoDs صحیح کام کر رہی ہیں، SEPCO and HESCO کی efficiency زیادہ ہے اور وہاں پر کوئی issue نہیں اور 100% recovery ہو گئی ہے۔ وہاں پر کوئی theft of electricity بھی نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے، اگر انہوں نے اسی وجہ سے ابھی تک announce نہیں کیں یا کوئی اور وجہ ہے۔

جناب! میں سابقہ BoDs کے بارے میں ایوان کو تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں، ان کے BoDs کے skills کیا ہیں۔ BoDs کے چیئرمین کی rice mills ہے جو SEPCO کا چیئرمین ہے، اس کی rice mills ہے۔ ایک Member کا CNG station ہے، ایک

اورMember ہے جس کی لوہے کی دکان ہے اور وہ گیٹ بناتا ہے۔ یہ ان کی CVs ہیں، میں یہ CVs لایا ہوں۔ ایک Member کھجور بیچتا ہے اور ایک پانچویں Member کے پاس real estate ہے، چھٹا کہتا ہے کہ میں کاشتکار ہوں۔ جناب! ان میں سے صرف ایک Member engineer ہے۔اس کی appointment بالکل کی ہے، وہ انجینئر ہے لیکن Act, 2023 کی again violation ہے۔ اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جو گورنمنٹ کا ملازم ہے وہ اپنی retirement کے دو سال بعد Board of Directors کا ممبر بن سکتا ہے۔ جناب! وہ آفیسر 2021 میں retire ہوا۔ اگر اسے BoDs کا ممبر بنانا تھا تو وہ 2023 میں بن سکتا تھا لیکن انہوں نے اس کو 2022 میں بنایا۔ ایک انجینئر جو ساتویں نمبر پر تھا، اس کو لیا تو یہ وہ بھی غلط ہوا۔ ہمارے علاقے کے لیے بڑی مصیبت ہے کہ سندھ کی appointment of BoDs جان بوجھ کر نہ جانے کیوں delay کی گئی ہے۔ میری وزیر صاحب سے التجا ہے کہ یہ appointment of BoDs بھی as per Act, as per requirement ہو اور جو ان کا تجربہ ہے اس کے مطابق ان کو appoint کیا جانا چاہیے بجائے اس کے ہم political طریقے سے کریں گے تو پھر department تباہ ہو جائے گا۔

جناب! میں آتا ہوں PPMC پر جو Power Division کی جانب سے 2021 میں بنائی گئی تھی۔ PPMC سے پہلے Power Division کو PEPCO دیکھتا تھا۔ جناب! یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے، جب previous Power Committee کی meetings میں بلایا گیا اور ان سے briefing لی گئی تو ان سے پوچھا گیا کہ پہلے PEPCO تھی، ابھی PPMC کیوں بنا رہے ہیں؟ جناب! یہ on record ہے۔ یہ minutes of the meeting میں ہے کہ اس وقت کے سیکرٹری صاحب نے کہا کہ PEPCO کی monopoly بڑھ گئی تھی، PEPCO کام نہیں کر رہا تھا، اس وجہ سے ہم ابھی PPMC بنا رہے ہیں۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ اس کے BoDs کے ممبرز کون سے ہیں۔ بڑے مذاق کی بات تھی کہ وہ same officer جو PEPCO کے BoDs میں تھے ان کو ہی دوبارہ PPMC کے لیے BoDs بنایا، وہ آفیسرز جو PEPCO میں تھے وہی پھر PPMC میں رہے۔ یہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب! آپ wind up کریں۔ وزیر صاحب جواب دیں گے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! حقیقت یہ ہے کہ میں daily جواب لیتا ہوں۔ مجھے بس آپ سے صرف دو منٹ چاہیے۔ اگر اجازت ہو تو میں دو منٹ سے زیادہ بات نہیں کروں گا یہ تو میرا سوال آگیا۔ جناب! ایک مسئلہ تھا، ہم یہاں پر روز اٹھتے ہیں لیکن موقع نہیں ملتا۔ یقین کریں پچھلے پانچ، چھ دن سے جو اس ایوان کی تین بڑی parties ہیں، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نواز اور پی ٹی آئی ان میں سے کم لوگ بولتے ہیں، نہ جانے کن لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے کہ دو، تین لوگ ضرور بولیں گے۔ وہ ایسے بولتے ہیں جیسے وہ ہر کسی کی تقاریر پر اعتراض کرتے ہیں لیکن خود وہ اپنے منہ سے آگ نکالتے ہیں۔ آپ ان کی proceedings دیکھیں گے تو وہ ہیں کیا صرف ایک ایک یا دو ممبرز ہیں۔ اب میں اصل مسئلے کی طرف آتا ہوں وہ میرا ذاتی مسئلہ ہے کہ سندھ پورا اس وقت جل رہا ہے۔ جناب! ایک منٹ صرف ایک منٹ بڑا اہم مسئلہ ہے وہ آپ سے بھی وابستہ ہے۔ ایک منٹ۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں مقصد یہ ہے کہ جو آپ نے move کیا ہے۔ متعلقہ وزیر صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور میرے پاس لسٹ بھی آ گئی ہے۔

سینیٹر مصدق مسعود ملک (وفاقی وزیر برائے پٹرولیم): جی، جناب۔

جناب چیئرمین: ہم آپ کی رہائی چاہتے ہیں۔

**<u>Senator Musadik Masood Malik (Minister for Petroleum)</u>**

سینیٹر مصدق مسعود ملک: جناب چیئرمین: بہت مہربانی! تھوڑا سا عرصہ گزرا ہے اور ہم ملک کو بہتری کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مشکل وقت ہے۔ پہلے اکانومی کو stabilize کرنا ہے، بہتری کی طرف لے جانا ہے، بہتر Boards بنانے ہیں۔ ابھی میرے بھائی نے بات کی کہ Boards میں بہتری کی بہت گنجائش ہے۔ ملک کے لیے اہم چیزیں کیا ہیں، مہنگائی ہے اور روزگار کے لیے ملازمت چاہیے۔ اس مختصر عرصے میں 40% مہنگائی کی جو شرح تھی وہ اب 9% پر آ گئی ہے تو کچھ کارکردگی میں اتنا فرق پڑا ہے۔ اسی طرح ہمارا گروتھ ریٹ جو صفر کے قریب گھومتا تھا اب وہ 3% کے قریب ہے۔ وہ علاقے جہاں پر ہمارے غریب ترین کسان لوگ رہتے ہیں ان علاقوں میں ترقی کی شرح 6.4% ہے۔ جب ترقی ہوتی ہے تو لوگوں کو

نوکریاں ملتی ہیں وہ اسی طرح ہوتی ہے کہ بہتر گورننس کی جائے، بہتر Boards بنائے جائیں۔Boards کے حوالے سے جب آپ چاہیں گے اور میں چاہوں گا کہ آپ کے توسط سے ایوان کے سامنے جو یہ معاشی اعشاریے ہیں ان میں جو بہتری آئی ہے، لوگوں کے نقطہ نظر سے، مہنگائی، نوکری، ایکسپورٹس کے حوالے سے وہ آپ کے سامنے رکھوں مگر جب آپ موقع دیں گے تب میں بات کروں گا۔ ہمارے پاس 11 کمپنیاں ہیں، ان میں سے 9 کے نئے Boards بن چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: بن گئے ہیں۔

سینیٹر مصدق مسعود ملک: جی جناب! بن چکے ہیں، نوٹیفائی بھی ہو چکے ہیں۔ تین Boards ابھی notify نہیں ہوئے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلے PPMC کا Board ہے۔ PPMC Board کی nomination committee meeting ہو چکی ہے، Board بن چکا ہے۔ وزیر اعظم صاحب کو Boards کی لسٹ بھیج دی گئی ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے approve کر دی ہے۔ وہ Cabinet Committee on SOEs کے سامنے رکھا گیا ہے، اس نے approve کر دیا ہے۔ پچھلی Cabinet meeting میں ان Boards کو کابینہ نے approve کر دیا ہے، اب صرف اس کی گزٹ میں notification رہ گئی ہے، یہ PPMC تھا۔ SEPCO اور HESCO دونوں کا status ایک ہی ہے۔ دونوں Boards کے Board nomination کی meetings ہو چکی ہیں۔ دونوں کے nominated Boards ہیں وہ وزیر اعظم صاحب کے دفتر کو بھیج دیے گئے ہیں۔ اب وہاں پر sub-Committee of the Cabinet on SOEs میں پیش ہوں گے۔ Cabinet approval کے بعد اگلے ایک دو ہفتوں تک notify ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وزارت پانی و بجلی میں کوئی خالی Board نہیں رہ جائے گا۔ جو تینوں Boards تھے ان تمام چیزوں کو بہتر کرنے کے لیے جس کو ہمارے محترم بھائی سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب کہہ رہے تھے ان کو مد نظر رکھتے ہوئے نئے Boards بنا دیے گئے ہیں جو اگلے ایک دو ہفتوں میں notify ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عون عباس صاحب۔

سینیٹر عون عباس: جناب! یہ دیکھیں۔۔۔

(مداخلت)

(اس موقع پر ایوان میں کورم کی نشان دہی کی گئی)

جناب چیئرمین: بہتر تو یہ ہوتا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کورم کی نشان دہی نہیں ہونا چاہیے تھی۔ یہ اپوزیشن کرتی ہے۔ مگر آپ نے کر دیا ہے، تو اس کے لیے ہے کہ ایجنڈا جو ہے وہ complete ہو چکا ہے، تاکہ کل کو headline یہ نہ لگے کہ ایجنڈا نہیں ہوا۔ I have to count جی۔ دیکھیں میں نے تو آپ سے agree کیا ہے کہ Government side سے point out نہیں ہونا چاہیے تھا۔ چلیں گھنٹیاں بجا دیں۔

(اس موقع پر ایوان میں پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: Count be made.

*(Count was made)*

Mr. Chairman: There are only 12 Members present in the House. The House is not in quorum. The House stands adjourned to meet again on Sunday, the 15th September, 2024 at 4:00 p.m. Thank you.

--------------

*[The House was then adjourned to meet again on 15th September, 2024 at 4:00 p.m.]*

--------------